سورة البقرة

آيات ٢٥٩ - ٢٦١

اَوْ كَالَّذِیْ مَرَّ عَلٰى قَرْیَةٍ وَّهِیَ خَاوِیَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا ۚ قَالَ اَنّٰى یُحْیٖ هٰذِهِ
اللّٰهُ بَعْدَ مَوْتِهَا ۚ فَاَمَاتَهُ اللّٰهُ مِائَةَ عَامٍ ثُمَّ بَعَثَهٗ ؕ قَالَ كَمْ لَبِثْتَ ؕ
قَالَ لَبِثْتُ یَوْمًا اَوْ بَعْضَ یَوْمٍ ؕ قَالَ بَلْ لَّبِثْتَ مِائَةَ عَامٍ فَانْظُرْ اِلٰى
طَعَامِكَ وَشَرَابِكَ لَمْ یَتَسَنَّهْ ۚ وَانْظُرْ اِلٰى حِمَارِكَ وَلِنَجْعَلَكَ اٰیَةً لِّلنَّاسِ
وَانْظُرْ اِلَى الْعِظَامِ كَیْفَ نُنْشِزُهَا ثُمَّ نَكْسُوْهَا لَحْمًا ؕ فَلَمَّا تَبَیَّنَ لَهٗ ۙ قَالَ
اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴿٢٥٩﴾ وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اَرِنِیْ كَیْفَ تُحْیِ
الْمَوْتٰى ؕ قَالَ اَوَلَمْ تُؤْمِنْ ؕ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنْ لِّیَطْمَئِنَّ قَلْبِیْ ؕ قَالَ فَخُذْ
اَرْبَعَةً مِّنَ الطَّیْرِ فَصُرْهُنَّ اِلَیْكَ ثُمَّ اجْعَلْ عَلٰى كُلِّ جَبَلٍ مِّنْهُنَّ جُزْءًا
ثُمَّ ادْعُهُنَّ یَاْتِیْنَكَ سَعْیًا ؕ وَاعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ ﴿٢٦٠﴾ مَثَلُ الَّذِیْنَ
یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِیْ كُلِّ
سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ؕ وَاللّٰهُ یُضٰعِفُ لِمَنْ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ ﴿٢٦١﴾

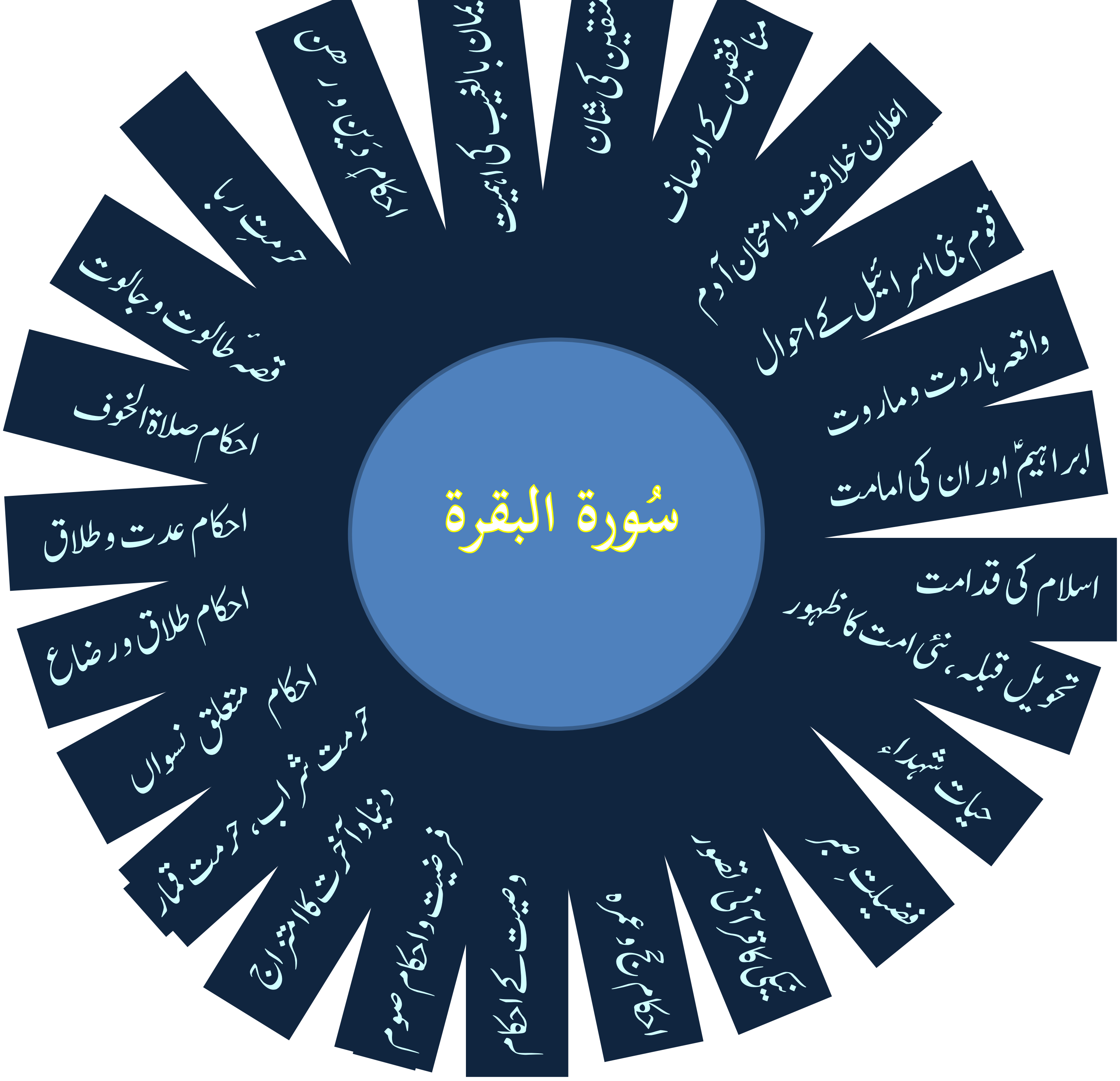
سُورة البقرة
منافقین کے اوصاف
اعلان خلافت و امتحان آدم
قوم بنی اسرائیل کے احوال
واقعہ ہاروت و ماروت
ابراہیمؑ اور ان کی امامت
اسلام کی قدامت
تحویل قبلہ، نئی امت کا ظہور
حیات شہداء
فضیلت صبر
بیتی کا مرکزی تصور
احکام حج و عمرہ
وصیت کے احکام
فرضیت و احکام صوم
دنیا و آخرت کا امتزاج
حرمت شراب، حرمت قمار
احکام متعلق نسواں
احکام طلاق و رضاع
احکام عدت و طلاق
احکام صلاۃ الخوف
قصہ طالوت و جالوت
حرمتِ ربا
احکام دَین و رہن
ایمان بالغیب کی اہمیت
متقین کی شان

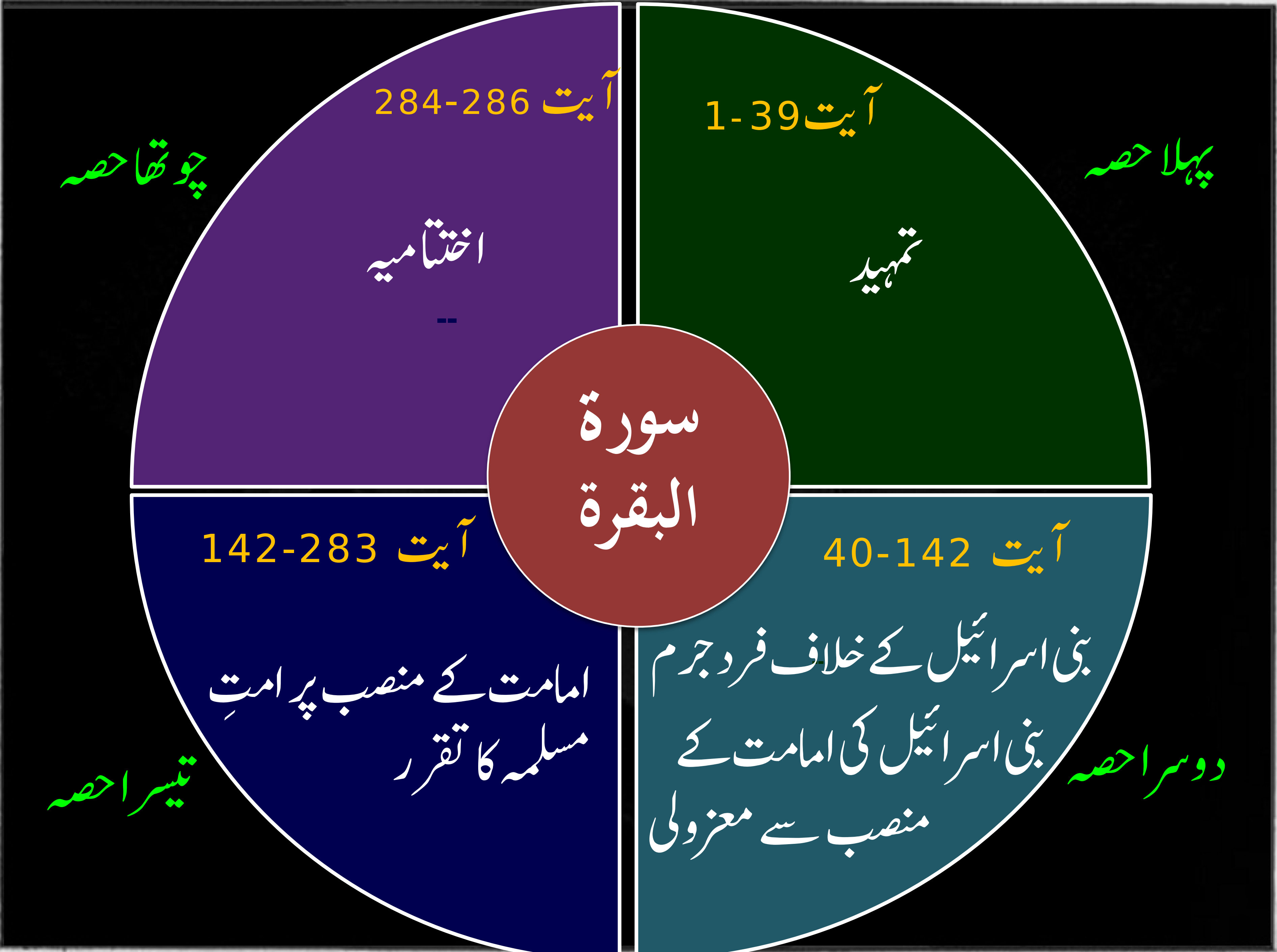
سورة البقرة
پہلا حصہ
آیت 1-39
تمہید
دوسرا حصہ
آیت 40-142
بنی اسرائیل کے خلاف فرد جرم
بنی اسرائیل کی امامت کے منصب سے معزولی
تیسرا حصہ
آیت 142-283
امامت کے منصب پر امتِ مسلمہ کا تقرر
چوتھا حصہ
آیت 284-286
اختتامیہ

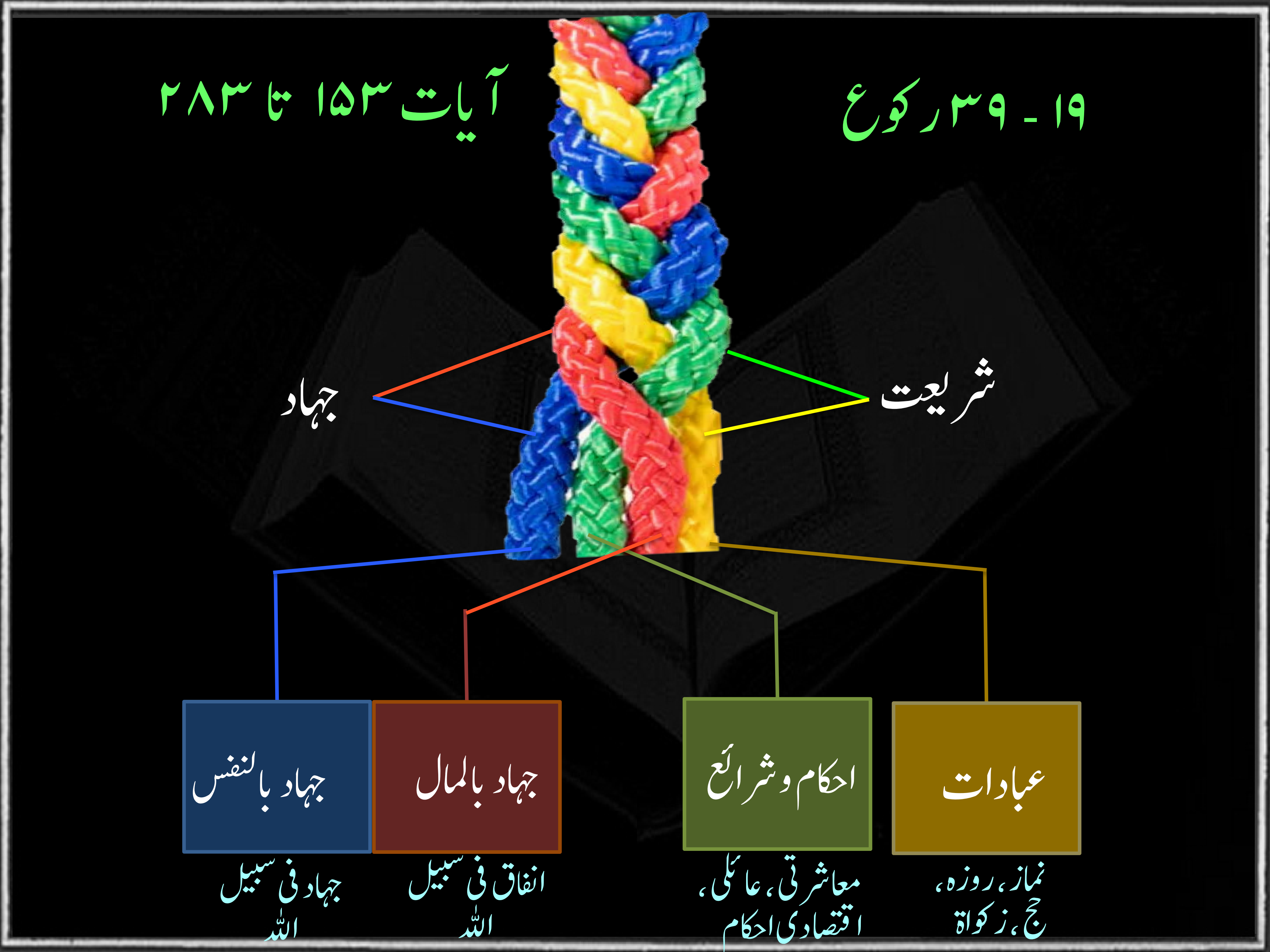

آیات ۱۵۳ تا ۲۸۳
۱۹ - ۳۹ رکوع
جہاد
شریعت
جہاد بالنفس
جہاد بالمال
احکام و شرائع
عبادات
جہاد فی سبیل اللہ
انفاق فی سبیل اللہ
معاشرتی، عائلی، اقتصادی احکام
نماز، روزہ، حج، زکواۃ

آیات ۱۴۲ تا ۲۸۳

نئی امت (مسلمہ) کو خطاب - اس امت کا شہادت علی الناس کے مرتبے پر فائز ہونے کے بعد ان کی ذمہ داریوں کی تفصیل

اسلام میں مکمل داخل ہو کر اور امتِ وسط کے حقیقی مصداق بن کر شہادت علی الناس کا فریضہ سرانجام دو

امت کے ذمے شہادت علی الناس کا فریضہ

حلال و حرام کے احکام

جہاد، انفاق اور حج کے احکام - کامل اسلام کا مطالبہ

جہاد اور انفاق کا ذکر
چوتھی مرتبہ

نماز، صبر، جہاد، حج اور عمرہ کے احکام
عقیدۂ توحید

نیکی کا تصور (روح)
معاشرت کے مختلف احکام

مزید معاشرتی احکام
شراب، یتامیٰ، ایلاء
نکاح، مہر، حیض..

معاملات
سود، قرض، رہن کے احکام

أَوۡ كَالَّذِىۡ مَرَّ عَلٰى قَرۡيَةٍ وَّهِىَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوۡشِهَا ۚ قَالَ اَنّٰى يُحۡىٖ هٰذِهِ اللّٰهُ بَعۡدَ مَوۡتِهَا ۚ

أَوۡ كَالَّذِىۡ - یا اس شخص کے مانند جو

مَرَّ عَلٰى قَرۡيَةٍ - گزرا ایک بستی پر

مَرَّ يَمُرُّ ، مَرًّا و مُرورًا - گذرنا، حرکت کرنا، چلنا

مَرَّة : ایک بار مَرّتان : دو بار مَرّات: کئ بار استمرار: بار بار

مرورِایام، استمرار، استمراری

وَّهِىَ خَاوِيَةٌ -اس حال میں کہ وہ اوندھی تھی

خَوَى يَخوِي ، خَوَاءً - اوندھا ہونا

عَلٰى عُرُوۡشِهَا -اپنی چھتوں پر

عروش - عرش کی جمع: چھت، تخت

قَالَ اَنّٰى يُحۡىٖ -اس نے کہا کس طرح سے زندہ کرے گا

هٰذِهِ اللّٰهُ -اس کو اللہ

بَعۡدَ مَوۡتِهَا -اس کی موت کے بعد

فَاَمَاتَهُ اللّٰهُ مِائَةَ عَامٍ ثُمَّ بَعَثَهٗ ؕ قَالَ كَمْ لَبِثْتَ ؕ قَالَ لَبِثْتُ يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ ؕ قَالَ بَلْ لَّبِثْتَ مِائَةَ عَامٍ

فَاَمَاتَهُ اللّٰهُ - تو موت دی اس کو اللہ نے

مِائَةَ عَامٍ -ایک سو سال (کے لیے)

ثُمَّ بَعَثَهٗ - پھر اس نے اٹھایا اس کو

قَالَ كَمْ لَبِثْتَ -(اللہ نے) کہا کتنا (عرصہ) تو ٹھہرا

قَالَ لَبِثْتُ -اس نے کہا میں ٹھہرا

يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ - ایک دن یا ایک دن کا کچھ (حصہ)

قَالَ بَلْ -(اللہ نے) کہا بلکہ

لَّبِثْتَ مِائَةَ عَامٍ -تو ٹھہرا ایک سو سال

لَبِثَ يَلْبَثُ ، لَبْثًا
کسی مقام پر جم کر ٹھہرنا ، قیام کرنا

فَانْظُرْ اِلٰى طَعَامِكَ وَ شَرَابِكَ لَمْ يَتَسَنَّهْ ۚ وَ انْظُرْ اِلٰى حِمَارِكَ وَ لِنَجْعَلَكَ اٰيَةً لِّلنَّاسِ وَ انْظُرْ اِلَى الْعِظَامِ

فَانْظُرْ اِلٰى طَعَامِكَ - پس تو دیکھ اپنی خوراک کی طرف

وَ شَرَابِكَ - اور اپنی پینے کی چیز کی طرف

سَنِهَ يَسْنَهُ ، سَنَهًا : بہت سال والا ہونا (عمر میں زیادہ ہونا)

لَمْ يَتَسَنَّهْ - وہ نہیں سڑا (متغیر ہوا) (س ن ھ)

تَسَنَّهَ يَتَسَنَّهُ ، تَسَنُّهًا - متغیر ہونا ، خراب ہونا (V)

وَ انْظُرْ اِلٰى حِمَارِكَ - اور تو دیکھ اپنے گدھے کی طرف

وَ لِنَجْعَلَكَ - اور (یہ) اس لیے کہ ہم بنائیں تجھ کو

اٰيَةً لِّلنَّاسِ - ایک نشانی لوگوں کے لیے

وَ انْظُرْ اِلَى الْعِظَامِ - اور تو دیکھ ہڈیوں کی طرف

كَيْفَ نُنْشِزُهَا ثُمَّ نَكْسُوهَا لَحْمًا ۚ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهٗ ۙ قَالَ اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ ﴿٢٥٩﴾

كَيْفَ نُنْشِزُهَا - کیسے ہم اٹھاتے ہیں ان کو   أنشَزَ يُنْشِزُ ، إنشازًا : اٹھانا، کھڑا کرنا (IV)

نشوز: سر اٹھانا- وہ سرتابی و سرکشی جو کسی عورت کی طرف سے اس کے شوہر کے مقابل میں ظاہر ہو (اسکے بر عکس بھی)

ثُمَّ نَكْسُوهَا - ہم پہناتے ہیں ان کو   (ك س و)   كَسَا يَكْسُو ، كَسْوًا- پہنانا

لَحْمًا - گوشت

فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهٗ - پس جب واضح ہوا اس کے لیے

قَالَ اَعْلَمُ - تو اس نے کہا میں جانتا ہوں (اب)

اَنَّ اللّٰهَ - کہ اللہ

عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ - ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے

اَوْ كَالَّذِیْ مَرَّ عَلٰى قَرْیَةٍ وَّ هِیَ خَاوِیَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا ۚ قَالَ اَنّٰى یُحْیٖ هٰذِهِ اللّٰهُ بَعْدَ مَوْتِهَا ۚ فَاَمَاتَهُ اللّٰهُ
مِائَةَ عَامٍ ثُمَّ بَعَثَهٗ ؕ قَالَ كَمْ لَبِثْتَ ؕ قَالَ لَبِثْتُ یَوْمًا اَوْ بَعْضَ یَوْمٍ ؕ قَالَ بَلْ لَّبِثْتَ مِائَةَ عَامٍ فَانْظُرْ
اِلٰى طَعَامِكَ وَ شَرَابِكَ لَمْ یَتَسَنَّهْ ۚ وَ انْظُرْ اِلٰى حِمَارِكَ وَ لِنَجْعَلَكَ اٰیَةً لِّلنَّاسِ وَ انْظُرْ اِلَى الْعِظَامِ كَیْفَ
نُنْشِزُهَا ثُمَّ نَكْسُوْهَا لَحْمًا ؕ فَلَمَّا تَبَیَّنَ لَهٗ ۙ قَالَ اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ (٢٥٩)

یا (کیا تو نے غور نہیں کیا) اس شخص کے حال پر جو گزرا ایک بستی پر دراں حالیکہ وہ گری
پڑی تھی اپنی چھتوں پر۔ وہ کہنے لگا کیونکر زندہ کرے گا اسے اللہ تعالیٰ اس کے ہلاک ہونے
کے بعد سو اللہ نے اس شخص کو سو سال تک مردہ رکھا۔ پھر اسے زندہ کیا۔ فرمایا کتنی
مدت تو یہاں ٹھہرا رہا اس نے کہا میں ٹھہرا ہوں ایک دن یا دن کا کچھ حصہ۔ اللہ نے
فرمایا نہیں بلکہ تو ٹھہرا رہا ہے سو سال۔ پس اب دیکھ اپنے کھانے کی طرف اور اپنے پینے
کی طرف یہ باسی نہیں ہوا اور دیکھ اپنے گدھے کو اور یہ سب اس لیے کہ ہم تجھے بنائیں
گے نشانی لوگوں کے لیے اور دیکھ ان ہڈیوں کی طرف کہ ہم انھیں کیسے جوڑتے ہیں، پھر
ہم ان پر گوشت چڑھاتے ہیں۔ پھر جب اس کے لیے حقیقت روشن ہو گئی تو اس نے کہا
میں جان گیا ہوں بیشک اللہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے

محمد اقبال

اَوْ كَالَّذِیْ مَرَّ عَلٰى قَرْیَةٍ وَّ هِیَ خَاوِیَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا ۚ قَالَ اَنّٰى یُحْیٖ هٰذِهِ اللّٰهُ بَعْدَ مَوْتِهَا ۚ
فَاَمَاتَهُ اللّٰهُ مِائَةَ عَامٍ ثُمَّ بَعَثَهٗ ؕ قَالَ كَمْ لَبِثْتَ ؕ قَالَ لَبِثْتُ یَوْمًا اَوْ بَعْضَ یَوْمٍ ؕ قَالَ
بَلْ لَّبِثْتَ مِائَةَ عَامٍ فَانْظُرْ اِلٰى طَعَامِكَ وَ شَرَابِكَ لَمْ یَتَسَنَّهْ ۚ وَ انْظُرْ اِلٰى حِمَارِكَ وَ
لِنَجْعَلَكَ اٰیَةً لِّلنَّاسِ وَ انْظُرْ اِلَى الْعِظَامِ كَیْفَ نُنْشِزُهَا ثُمَّ نَكْسُوْهَا لَحْمًا ؕ فَلَمَّا تَبَیَّنَ لَهٗ ۙ
قَالَ اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴿۲۵۹﴾

Or (take) the similitude of one who passed by a hamlet, all in ruins to its roofs. He said: "Oh! how shall Allah bring it (ever) to life, after (this) its death?" but Allah caused him to die for a hundred years, then raised him up (again) . He said: "How long didst thou tarry (thus) ?" He said: (Perhaps) a day or part of a day." He said: "Nay, thou hast tarried thus a hundred years; but look at thy food and thy drink; they show no signs of age; and look at thy donkey: And that We may make of thee a sign unto the people, Look further at the bones, how We bring them together and clothe them with flesh." When this was shown clearly to him, he said: "I know that Allah hath power over all things."

اَوۡ كَالَّذِىۡ مَرَّ عَلٰى قَرۡيَةٍ وَّهِىَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوۡشِهَا ۚ قَالَ اَنّٰى يُحۡىٖ هٰذِهِ اللّٰهُ بَعۡدَ مَوۡتِهَا ۚ

ولی بنانا — اللہ کو یا طاغوت کو (دوسری مثال)

- گذشتہ آیت میں - نمرود کا واقعہ اس شخص کی مثال تھی جس نے اپنا آپ اللہ کے ہاتھ میں دینے کی بجائے طاغوت کے ہاتھ میں دے دیا اور اس نے اللہ کی بجائے طاغوت کو اپنا ولی بنایا
- اب یہاں اس شخص کی مثال جس نے اللہ کو اپنا ولی بنایا اور اپنی باگ ڈور اس کے سپرد کر دی
- پہلی مثال توحید اور خدا شناسی کی ، دوسری مثال معاد اور موت کے بعد کی زندگی کی
- واقعہ - ایک شخص کا دوران سفر ایک ایسی ویران بستی سے گزرنا جسکی چھتیں اور دیواریں منہدم ہو چکی تھیں اور پھر مردوں کو دیکھ کر خدا تعالیٰ سے سوال کرنا کہ انہیں کیسے زندہ کرے گا؟
- اللہ تعالیٰ نے مردوں کے زندہ کرنے کی کیفیت کے بارے میں سوال کا جواب دینے کیلئے اس کو موت دی اور پھر سو سال کے بعد انہیں زندہ کر دیا جبکہ اس کا کھانا پینا تک خراب نہیں ہوا تھا اور اس کے گدھے کی ہڈیاں تک گل سڑ گئی تھیں- پھر اللہ نے اس کے سامنے اسکا گدھا زندہ کر دیا
- وہ شخص کون تھا اور وہ بستی کون سی تھی؟ ایک غیر ضروری بحث ہے (کسی حدیث میں نہیں)

اَوۡ كَالَّذِىۡ مَرَّ عَلٰى قَرۡيَةٍ وَّهِىَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوۡشِهَا ‌ۚ قَالَ اَنّٰى يُحۡىٖ هٰذِهِ اللّٰهُ بَعۡدَ مَوۡتِهَا ‌ۚ

- اس مثال کا اصل مدعا کیا ہے؟ جس نے اللہ کو اپنا ولی بنایا، اسے اللہ نے کس طرح روشنی عطا کی
- ولایت الٰہی کا ایک نمونہ اور اس کے نتیجے کا ذکر۔ اللہ تعالیٰ مومنین کو کس طرح ظلمت اور تاریکی سے نکال کر نور اور روشنی کی طرف ہدایت دیتا ہے
- اکثر مفسرین نے اس شخص سے مراد حضرت عزیر علیہ السلام لیے ہیں (علیؓ اور ابن عباسؓ) اور اس بستی سے یروشلم یا فلسطین کی کوئی بستی مراد لی ہے (یروشلم کی تباہی.....)
- سوال کی نوعیت- یہ سوال انکار کی نوعیت کا نہ تھا بلکہ اظہار حیرت کی نوعیت کا ہے۔ انسان بسا اوقات ایک چیز کو مانتا ہے، اس لیے کہ عقل و فطرت اس کی گواہی دے رہی ہوتی ہے، لیکن وہ بات بجائے خود ایسی حیران کن ہوتی ہے کہ اس سے متعلق دل میں بار بار یہ سوال ابھرتا رہتا ہے کہ یہ کیسے واقع ہو گی؟
- اللہ تعالیٰ نے انہیں موت کے بعد دوبارہ زندگی کا براہ راست مشاہدہ کروایا، کہ اس کے لیے کوئی بات بھی ناممکن نہیں جس نے زمانہ کو پیدا کیا ہے، وہ اس کے اثرات کو بھی روک سکتا ہے اور جس نے پہلی مرتبہ پیدا کیا دوسری مرتبہ پیدا کرنا اس کے لیے کیا مشکل ہے؟

اَوۡ كَالَّذِىۡ مَرَّ عَلٰى قَرۡيَةٍ وَّهِىَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوۡشِهَا ‌ۚ قَالَ اَنّٰى يُحۡىٖ هٰذِهِ اللّٰهُ بَعۡدَ مَوۡتِهَا ‌ۚ

کچھ انبیاء علیہ السلام کے سوالات ۔ جن پر اعتراضات وارد ہو سکتے ہیں

- جب انبیاء علیہ السلام نے اس طرح کے سوالات اللہ تعالیٰ سے کیے جن سے بظاہر ان کے ایمان (خصوصاً ایمان بالغیب اور ایمان بعث بعد الموت) پر حرف آتا ہے
- اس کو سمجھنے کے لیے، انبیاء علیہم السلام کے ساتھ اللہ کا معاملہ اور انبیاء کو جو خدمت اللہ نے سپرد کی اس کو سمجھنا بہت ضروری ہے
- جس چیز کی دعوت انہیں لوگوں کو دینا ہوتی ہے انہیں یقینی طور پر اس پر ایمان کا درجے عام افراد کے درجے سے کہیں بلند و برتر ہونا چاہیئے۔ تاکہ یقین کی پوری قوت کے ساتھ وہ لوگوں کو اس کی دعوت دے سکیں
- حق الیقین کا یہ درجہ حاصل کرنے کے لیے کہیں کہیں انبیاء علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے اس مشاہدے کی درخواست کی اور کہیں اللہ تعالیٰ نے خود انبیاء و رسل کو یہ مشاہدات کروائے
- اسی لیے انبیاء علیہ السلام کا معاملہ کسی فلسفی، حکیم، مدبر یا عالم سے کہیں مختلف ہوتا ہے، کہ انہیں صرف ایمان بالغیب نہیں بلکہ وہ ایمان بالشہادۃ حاصل ہوتا ہے

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اَرِنِىْ كَيْفَ تُحْىِ الْمَوْتٰى ؕ قَالَ اَوَلَمْ تُؤْمِنْ ؕ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنْ لِّيَطْمَئِنَّ قَلْبِىْ ؕ

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ - اور جب کہا ابراہیم علیہ السلام نے

(ر أ ي)

أَرَى يُرِي ، إرَاءَةً - دکھانا (IV)

رَبِّ اَرِنِىْ -اے میرے ربّ تو دکھا مجھ کو

كَيْفَ تُحْىِ الْمَوْتٰى -کیسے تو زندہ کرے گا مردوں کو

قَالَ - (اللہ تعالیٰ نے) کہا

اَوَلَمْ تُؤْمِنْ -تو کیا نہیں تجھے یقین آیا

أَ (حرفِ استفهام)، وَ (حرف زائد)

قَالَ بَلٰى - اس نے کہا کیوں نہیں

وَلٰكِنْ - بلکہ

لِّيَطْمَئِنَّ قَلْبِىْ -تاکہ پر سکون ہو جائے میرا دل

قَالَ فَخُذْ اَرْبَعَةً مِّنَ الطَّيْرِ فَصُرْهُنَّ اِلَيْكَ ثُمَّ اجْعَلْ عَلٰى كُلِّ جَبَلٍ مِّنْهُنَّ جُزْءًا

قَالَ فَخُذْ - کہا پس تو پکڑ

اَرْبَعَةً - چار

مِّنَ الطَّيْرِ - پرندوں میں سے

فَصُرْهُنَّ - پھر تو مائل کر ان کو

اِلَيْكَ - اپنی طرف

ثُمَّ اجْعَلْ - پھر تو رکھ

عَلٰى كُلِّ جَبَلٍ - ہر ایک پہاڑ پر

مِّنْهُنَّ جُزْءًا - ان میں سے ایک ٹکڑا

طَارَ يَطِيرُ ، طَيْرًا - کسی چیز کا اڑنا، پھیل جانا

طَيْر، طَائِر کی جمع - معنی اڑنے والے (پرندے)

صَارَ يَصُورُ ، صَوْرًا بلانا، مائل کرنا

صُرْ تو مائل کر

صَارَ... صَوْرًا کے دوسرے معنی - کاٹنا، مجسمہ تراشنا
اس سے صُوْرَةٌ (شکل، حلیہ، صورت) کے مشتقات

ثُمَّ ادْعُهُنَّ يَاْتِيْنَكَ سَعْيًا ؕ وَ اعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۲۶۰﴾

ثُمَّ ادْعُهُنَّ - پھر تو پکار ان کو

دَعَا يَدْعُوْ ، دُعَاءً - پکارنا

يَاْتِيْنَكَ - وہ آئیں گے تیرے پاس

سَعْيًا - دوڑتے ہوئے

وَ اعْلَمْ - اور تو جان لے

اَنَّ اللّٰهَ - کہ اللہ تعالیٰ

عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ - بالادست ہے حکمت والا ہے

وَ اِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اَرِنِیْ كَیْفَ تُحْیِ الْمَوْتٰی ؕ قَالَ اَوَ لَمْ تُؤْمِنْ ؕ قَالَ بَلٰی وَ لٰكِنْ
لِّیَطْمَىٕنَّ قَلْبِیْ ؕ قَالَ فَخُذْ اَرْبَعَةً مِّنَ الطَّیْرِ فَصُرْهُنَّ اِلَیْكَ ثُمَّ اجْعَلْ عَلٰی كُلِّ جَبَلٍ
مِّنْهُنَّ جُزْءًا ثُمَّ ادْعُهُنَّ یَاْتِیْنَكَ سَعْیًا ؕ وَ اعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ ﴿۲۶۰﴾

اور یاد کرو جب کہ ابراہیمؑ نے کہا کہ اے میرے رب ! مجھے دکھا دے تو مردوں کو کس
طرح زندہ کرے گا۔ فرمایا کیا تم اس بات پر ایمان نہیں رکھتے ہو ؟ کہا ایمان تو رکھتا ہوں
لیکن چاہتا ہوں کہ میرا دل پوری طرح مطمئن ہو جائے۔ فرمایا چار پرندے لو اور انھیں
اپنے سے ہلالو۔ پھر ان کو ٹکڑے کرکے ہر پہاڑی پہ ان کا ایک ایک حصہ رکھ دو۔ پھر ان کو
بلاؤ وہ تمہارے پاس دوڑتے ہوئے آئیں گے۔ اور جان رکھو کہ اللہ غالب اور حکیم ہے

When Abraham said: "Show me, Lord, how You will raise the dead, " He replied: "Have you no faith?" He said "Yes, but just to reassure my heart." Allah said, "Take four birds, draw them to you, and cut their bodies to pieces. Scatter them over the mountain-tops, then call them back. They will come swiftly to you. Know that Allah is Mighty, Wise."

وَاِذۡ قَالَ اِبۡرٰهٖمُ رَبِّ اَرِنِىۡ كَيۡفَ تُحۡىِ الۡمَوۡتٰى‌ؕ قَالَ اَوَلَمۡ تُؤۡمِنۡ‌ؕ قَالَ بَلٰى وَلٰـكِنۡ لِّيَطۡمَٮِٕنَّ قَلۡبِىۡ‌ؕ

بعث بعد الموت کی کیفیت کے مشاہدہ کے لیے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی

- یہ تیسری مثال ہے کہ اللہ تعالیٰ ماننے والوں کا مددگار ہے اور وہ اپنے ان بندوں کو شرح صدر اور اطمینان قلب سے محروم نہیں رکھتا جو سچے دل سے اُس کی خواہش رکھتے ہیں۔
- یہ اللہ کی ولایت اور اسکے ثمرات کا ایک اور نمونہ ہے، اللہ کی ولایت کو قبول کرنے والے مومنین کو وہ ظلمت و تاریکی سے نکال کرانہیں نور کی طرف ہدایت دینے کا نمونہ ہے
- حضرت ابراہیم علیہ السلام کے سوال کی نوعیت - ابراہیمؑ کا مردوں کو زندہ کرنے کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے سوال کرنا دلی اطمینان حاصل کرنے کیلئے تھا— سوال یہ نہیں تھا کہ تو مردوں کو زندہ کرسکتا ہے یا نہیں بلکہ سوال زندگی کی کیفیت کے بارے میں —کیسے کرے گا؟
- یہ مثال دینی حقائق و معارف تک پہنچنے کیلئے تحقیق و جستجو کی قدر و قیمت بھی واضح کرتی ہے
- عالم موت وحیات پر اللہ تعالیٰ کی حاکمیت اور تسلط ہے اور اس کا مردوں کے اجزا کی ترکیب اور انہیں زندہ کرنے کی کیفیت کے بارے میں نہ صرف پورا علم ہے بلکہ ان اجزاء کو دوبارہ بعینہٖ ملا دینا اور زندہ کر دینا اس کے کچھ مشکل نہیں

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اَرِنِیْ كَیْفَ تُحْیِ الْمَوْتٰى ؕ قَالَ اَوَلَمْ تُؤْمِنْ ؕ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنْ لِّیَطْمَىٕنَّ قَلْبِیْ ؕ

- حضرت ابراہیم علیہ السلام کے قصّے اور پرندوں کے زندہ ہونے کا مشاہدہ، مردوں کو زندہ کرنے پر اللہ تعالیٰ کی قدرت کا ایک نمونہ
- اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ ہر وقت مردے کو زندہ کرنے کا مشاہدہ کرا سکتی ہے، مگر اس کی حکمت کا تقاضا یہ ہے کہ ہر ایک کو یہ مشاہدہ نہ کرایا جائے
- یہ دنیا چونکہ امتحان کی جگہ ہے، اس لیے یہاں اصل قیمت ایمان بالغیب کی ہے، اور انسان سے مطلوب یہ ہے کہ وہ ان حقائق پر آنکھوں سے دیکھے بغیر دلائل کی بنیاد پر ایمان لائے
- انبیائے کرام کا معاملہ عام لوگوں سے مختلف ہے۔ وہ غیب کے حقائق پر غیر متزلزل ایمان لا کر یہ ثابت کر چکے ہوتے ہیں کہ ان کا ایمان میں نہ کسی شک کی گنجائش ہے اور نہ کسی مشاہدے پر موقوف ہے- ان کے ایمان بالغیب کا امتحان اسی دنیا میں پورا ہو جاتا ہے۔
- پھر انہیں حکمت خداوندی کے تحت بعض غیبی حقائق آنکھوں سے بھی دکھا دیئے جاتے ہیں، تاکہ ان کے علم و اطمینان کا معیار عام لوگوں سے کہیں زیادہ ہو

مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِىْ سَبِيْلِ اللهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ

مَثَلُ الَّذِيْنَ - ان لوگوں کی مثال جو

يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ - خرچ کرتے ہیں اپنے مالوں کو

فِىْ سَبِيْلِ اللهِ - اللہ کی راہ میں

كَمَثَلِ - جیسے مثال ہے

حَبَّةٍ - ایک دانے کی

اَنْۢبَتَتْ - جس نے اگائے

سَبْعَ سَنَابِلَ - سات خوشے

حَبّ - غلے کا دانہ (grain) ، گٹھلی

حَبُوب : دوائی کی گولیاں TABLETS

أنْبَتَ يُنْبِتُ ، إنْباتًا - اگانا (IV)

سَنْبَلَ يُسَنْبِلُ ، سَنْبَلَةً - کھیتی کا بالیاں نکالنا

سُنْبُلات ، سَنابِل ، سُنْبُلٌ - (جمع) بالیاں، خوشے

سُنْبَلَة - (واحد)

فِیۡ کُلِّ سُنۡۢبُلَۃٍ مِّائَۃُ حَبَّۃٍ ؕ وَ اللّٰہُ یُضٰعِفُ لِمَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیۡمٌ ﴿۲۶۱﴾

فِیۡ کُلِّ سُنۡۢبُلَۃٍ -ہر ایک خوشے میں

مِّائَۃُ حَبَّۃٍ -ایک سو دانے ہیں

وَ اللّٰہُ یُضٰعِفُ -اور اللہ ضرب دیتا ہے (انفاق کو)

لِمَنۡ یَّشَآءُ -جس کے لیے وہ چاہتا ہے

وَ اللّٰہُ -اور اللہ تعالیٰ

وَاسِعٌ - وسعت دینے والا ہے

عَلِیۡمٌ - جاننے والا ہے

مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ
فِيْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ؕ وَ اللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۶۱﴾

مثال ان لوگوں کے انفاق کی جو خرچ کرتے ہیں اپنے مال اللہ کے راستے میں اس دانے کی مانند ہے جس سے سات بالیاں پیدا ہوتی ہیں اور ہر بالی میں سو دانے ہیں۔ اور اللہ افزونی عطا کرتا ہے جس کو چاہتا ہے۔ اللہ بڑی گنجائش والا ہے اور علم والا ہے

The parable of those who spend their substance in the way of Allah is that of a grain of corn: it grows seven ears, and each ear Hath a hundred grains. Allah giveth manifold increase to whom He pleases: And Allah cares for all and He knows all things.

محمد اقبال

مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ

انفاق فی سبیل اللہ کا مضمون پوری آب و تاب کے ساتھ

- سلسلہ کلام ۳۲ ویں رکوع (آیت ۲۴۴) سے پھر جڑ گیا ہے
- اب یہاں پورے دو رکوع اس مضمون پر۔ انفاق کے موضوع پر یہ قرآن میں چوٹی کا مضمون
- انفاق کا بار بار یہ تقاضا۔ اس وقت تک نہیں سمجھ میں آ سکتا جب تک رسول ﷺ کی آمد کا مقصد نہ سمجھ لیا جائے
- رسول ﷺ کی آمد کا مقصد۔ یہ نہیں تھا کہ کچھ لوگوں تک کلمہ نصیحت پہنچ جائے یا زیادہ سے زیادہ ان پر اتمام حجت ہو جائے بلکہ رسول کی بعثت کا مقصد در حقیقت یہ ہوتا ہے کہ وہ اللہ کے دین کو اللہ کی زمین پر بقدر امکان اور بقدر ہمت غالب اور نافذ کرنے کی کوشش کرتا ہے
- جب بھی اللہ کا نبی اللہ کے دین کو نافذ کرے گا تو وہ ہوا یا خلا میں نہیں کرے گا۔ قطعہ زمین، مددگار لوگ، ان کی ہمہ جہتی کوششیں، مزاحمت، تصادم، قتال، ان سب چیزوں کے لیے وسائل درکار ہوں گے۔ دین کو قائم کرنے کی اس جدوجہد کے لیے بار بار انفاق کا تقاضا

مَثَلُ الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ

- اس مد میں خرچ کرنے والوں کے متعلق اللہ نے یہ وعدہ فرمایا کہ اگر وہ اس مال میں سے خرچ کریں گے جو میں نے انہیں دیا تو یہ میرے ذمے قرض ہے جسے میں کئی گنا ضرب دے کر واپس کروں گا
- ان کے لیے میرے خوشنودی اور رضا ہو گی اور ان کے دلوں سے نفاق سے پاک کر دوں گا
- اللہ تعالیٰ نے اس مد میں خرچ کرنے سے رک جانے کو اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈال دینے کے مساوی قرار دیا ہے ۔ کیسے ؟ ....
- آپ ﷺ کے زمانے میں بھی اور اب بھی منافقین اور مشرکین خرچ کرنے کی اس مد کو خصوصی ہدفِ تنقید بنائے ہوئے ہیں ۔ اور اس کی وجہ کو سمجھنا کچھ مشکل نہیں ہے
- ایک سچے مسلمان کے لیے اس مد میں خرچ کرنا ۔ خرچ کرنے کی تمام مدات میں سب سے اعلیٰ و ارفع ہے ۔ یہ اعلائے کلمہ حق کے لیے خرچ کرنا ہے، اس کے صدا اللہ و رسولؐ کی صدا ہے
- اس کے لیے انسان خرچ کر نہیں سکے گا جب تک اللہ کے ساتھ تعلق، دین، اس کی سربلندی، مال اور مال کے متعلق (معاشی نقطہ نظر) بدل نہیں جاتا

مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ

- انفاق کی پہلی شرط۔ فی سبیل اللہ، اللہ کی شریعت کے مطابق اور خالص اللہ کی رضا کے لیے
- اللہ اس طرح کے انفاق کو قبول کرتا ہے اور اسے ترقی دیتا ہے
- جس طرح کاشت کار ایک دانہ گندم بوتا ہے۔ اس دانے سے ایک سوئی پھوٹتی ہے پھر وہ ایک تنا بنتی ہے، اس میں پھر سات بالیاں نکلتی ہیں اور ایک ایک بالی میں سو سو دانے ہوتے ہیں۔ اس طرح اللہ تعالیٰ ایک دانے میں سو دانوں کی برکت پیدا فرماتا ہے تو یقینا اللہ کے راستے میں دیا ہوا ایک ایک دانہ سات سو دانے کی صورت اختیار کرے گا۔
- اللہ کا عام قانون یہ ہے کہ وہ ایک نیکی پر دس گنا اجر عطا فرماتا ہے۔ لیکن یہاں فرمایا گیا ہے کہ ہم ایک عمل کا اجر سات سو گنا تک بھی بڑھا دیتے ہیں۔ بشرطیکہ وہ عمل اپنے اندر وہ صفات رکھتا ہو جو اللہ کے یہاں بڑھنے کے لیے مقدر ہیں
- یہ وہی صفات ہیں جو ایک دانہ زمین میں ڈال کر ایک تنا، اس سے پھر خوشے اور خوشوں میں دانے نکلنے کے لیے ضروری ہیں (دانے کا صحتمند ہونا، کاشتکاری کے وقت و آداب سے آگاہی اور زمین کی قوت روئیدگی)

مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ

- یہی حال انسانی عمل اور انفاق کا بھی ہے
- ایک شخص جو مال اللہ کے راستے میں خرچ کرتا ہے اسے سب سے پہلے یہ دیکھنا ہوگا کہ وہ مال اللہ کے راستے میں دینے کے قابل ہے یا نہیں۔ اگر خدانخواستہ وہ کسی حرام ذریعے سے کمایا گیا ہے تو اللہ تعالیٰ حرام مال کو قبول نہیں کرتا
- اسی طرح دوسری شرط یہ ہے کہ خرچ کرنے والے کی نیت نیک اور صالح ہو۔ اگر وہ کسی بدنیتی یا نام و نمود کے لیے خرچ کرتا ہے تو وہ اس ناواقف کاشتکار کی طرح ہے جو دانہ کسی ایسی جگہ ڈال دے جہاں سے وہ اگ نہ سکتا ہو
- تیسری شرط یہ ہے کہ مال خرچ کرنے والا اپنا مال اس جگہ خرچ کرے جو خرچ کی واقعی جگہ ہو۔ اور اگر وہ کسی ایسی جگہ خرچ کر دے جہاں خرچ کرنا سرے سے جائز ہی نہ ہو تو چاہے وہ کتنے اخلاص سے کرے تو یہ خرچ کرنا بیکار جائے گا۔